بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

ادارہ

۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی مجوزہ ترامیم خدشات اور تحفظات

آج کل ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین کی اپنی اصل صورت اور ہیئت میں بحالی کی باتیں ہو رہی ہیں اور بزعم خود پیپلز پارٹی اپنے انتخابی وعدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سنجیدہ ہے کیونکہ انہوں نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ۱۹۷۳ء میں جو آئین پارلیمنٹ سے پاس کرایا گیا تھا اس کا حلیہ وقتاً فوقتاً مختلف ترمیمی بلوں کے ذریعہ بگاڑ دیا گیا تھا۔ ہم اس کو ان ترمیمات سے پاک اپنی اصل شکل میں بحال کریں گے۔ یہ تو بہت اچھی اور خوش آئند بات ہے کیونکہ یہ ایک متفقہ اور تمام مکاتب فکر کے ہاں تسلیم شدہ آئین ہے اور اس آئین کی تدوین و ترتیب میں اس وقت اسمبلی میں موجود علماء نے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کا اسم گرامی بھی شامل ہے کہ انہوں نے اسمبلی میں مسلمان کی ایسی تعریف پیش کی جس پر تمام مسالک نے آپ کی تحسین کی، مگر بعد میں اس آئین میں بعض ناگزیر ترامیم کی گئیں جس میں تمام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اور آٹھویں ترمیمی بل جس میں توہین رسالتؐ کے مرتکب بدبخت لوگوں کی سزائیں اور دیگر اسلامی دفعات شامل ہیں ان کا اضافہ کیا گیا۔ یہ اضافے انتہائی ناگزیر تھے، اور ان اسلامی دفعات کو آئین پاکستان کا حصہ بنانے کیلئے وفاقی مجلس شوریٰ کے ذریعے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بھی پورے آٹھ سال تک جدوجہد کی اور ان کے ساتھیوں کی شبانہ روز محنتوں اور کوششوں سے یہ دفعات آئین کا حصہ بنے اور صدر ضیاء الحق مرحوم نے انہیں آٹھویں ترمیمی بل کے ذریعہ آئین بنا دیا۔ ایک عرصہ سے لادین اور سیکولر ذہنیت والے ملحدین جو کہ اس ملک کے اندر ہیں اور دوسری مغربی ملکوں کا پرزور مطالبہ تھا کہ مرزائیوں کو جو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس طرح توہین رسالت کے متعلق یہ بل بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اسلئے یہ ترامیم، اور دیگر اسلامی دفعات مثلاً حدود آرڈیننس یہ آئین سے حذف کر دیئے جائیں۔ حکومتی ذمہ داروں کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً یہ اشارے ملتے رہے کہ حکومت ان ترامیم پر نظر ثانی کے لئے سوچ رہی ہے، لیکن پاکستان کے غیور اور جسور مسلمانوں کی طرف سے اس پر سخت ردعمل کے نتیجے میں حکومتی ذمہ دار خاموش ہو جاتے، کچھ عرصہ خاموشی اور وقفہ کے بعد پھر یہ لوگ اسی پرانے راگ کو الاپنا شروع کر دیتے۔ کیونکہ ان بے ضمیر افراد کو مغرب کی مرعوبیت نے اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ وہ بیچارے ہر ایسے نازک موقع پر انہی کی زبان میں بات کرتے ہیں اور انہی کی